

فاطمہ بنت عبداللہ

اشعار کی تشریح

شعر 1 :

فاطمہ! تو آبروئے امت سرخو ہے
ذرہ ذرہ تیری مشیت خالق کا مخلص ہے

حوالہ متن :-

یہ شعر علامہ اقبالؒ کی نظم فاطمہ بنت
عبداللہ سے لیا گیا ہے۔

تشریح : علامہ اقبالؒ کا دور مسلمانوں کے
لئے بہت مشکل دور تھا۔ مسلمان اپنی حریت
اور سادگی کی عظیم روایات کو بھولا چکے
تھے۔ مسلمانوں کے جذبہ حریت کو بیدار
کرنا اس وقت کی اہم ضرورت تھی۔ چنانچہ
علامہ اقبالؒ نے اپنے طلسم و پیام کے ذریعے
اس کام کی ذمہ داری اٹھائی۔ علامہ اقبالؒ
کی یہ نظم بھی اسی تناظر میں لکھی گئی ہے۔
یہ واقعہ طرابلس کی جنگ کے متعلق ہے
ہے جو یسویا کے مسلمانوں نے اٹلی کے

خلافت آزادی حاصل کر کے کیلئے لڑی تھی
 اس جنگ میں ایک بار سالہ عرصہ لڑی
 "فاطمہ" جو ۹۱۲ ہجری میں جنگ میں
 غازیوں کو بانی پلائے پلائے شہید ہو گئی تھی
 اقبال نے اس کم سن بچی کی شہادت کو
 خزانہ تحسین پیش کرتے ہوئے یہ نظم لکھی ہے
 نظم کے پہلے شعر میں شاعر اس بچی سے
 مخاطب ہوتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ!
 تو امت مسلمہ کیلئے عزت و آبرو کا باعث ہے تو
 نے شہادت کا رتبہ حاصل کر کے مسلمانوں کی لاج
 ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ ہمیں
 فاطمہ جیسی پاک دامن اور معصوم بچیاں
 موجود ہیں جن کا جذبہ جہاد قابل رشک ہے۔

شعر ۱۰:-
 ۱۔ سعادت حور صحرائی الہی قسمت میں تھی
 غازیان دیں کی سفاکی نہی قسمت میں تھی

نظم کے دوسرے شعر میں اقبال فاطمہ کی روح
 کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے فاطمہ!
 تو ریگستان میں رہنے والے ایک معصوم لڑکی
 تھی۔ اللہ نے تجھے ایک خاص ذمہ داری

لئے جن ایام تو بہت خوش نصیب ہے کہ تیر
 ذمہ اللہ نے مجاہدین کو یانی بلائے گا
 مفرض بیونیا کسی کو یانی بلائے گا اجر
 بہت عظیم ہے اللہ نے اس کے بدلے
 دشمن نیکوں کا وعدہ کیا ہے اور پھر ان مجاہدین
 کو یانی بلائے گا جو اللہ کی راہ میں تکی
 سر بلندی کیلئے لڑتے ہوئے رخصی ہوئے ہوں
 ان کو یانی بلائے گا بہت اجر و ثواب کا کام
 اللہ نے اس فریضہ کیلئے تمہارا انتخاب کیا

شعر :-

یہ جہاد اللہ کے راستے میں ہے تنغ و سرا
 ہے مسارت آفریں شوق شہادت کس
 تشریح : فاطمہ بنت عبداللہ نے غلی طوہر پر
 سیا کی جنگ آزادی میں حصہ لیا شاعر
 کہتا ہے کہ اگرچہ تمہارے پاس نہ تو تلوار موجود
 تھی نہ تو دشمن پروار کر سکے اور نہ ہی دشمن
 کا دار روکنے کیلئے اپنی پاس کوئی ڈھال دھتی
 تھی اس کے باوجود تو اپنی جان، تحیلی پر رکھ
 کر مجاہدین اسلام کو یانی بلائی رہی۔ تمہارا
 شوق شہادت کس قدر جرأت والا تھا کہ

جزدہ شوق کو دیکھ کر دوسروں کو بھی میلان ملتا
ہیں آئے کا شوق پیدا ہوتا ہے شہادت نئی
نسل کیلئے ایک سبق ہے۔

شعر ۴ :-

یہ کھلی بھی اس گلستانِ فراںِ سنظر میں تھی
ایسی جنگلی بھی یارب، اپنی خاکستر میں تھی
تشریح :-

علامہ اقبال اس شعر میں کہتے ہیں کہ مجھے اندازہ
تھیں تھا کہ ہمارے احرار ہوئے گلشن (بنی مسلم قوم)
میں ابھی فاطمہ جیسی کلیاں سو جوہریں ہیں۔
تو سمجھا تھا کہ مسلمان قوم تکمیل طور پر تیار ہو چکی
ہے جس طرح کوئی جبر حل جانے والا کوئی
لہ جاتی ہے اور انسان سمجھتا ہے کہ کچھ اب اس
راکو سے کچھ نہ ملے گا مگر اچانک اس میں کوئی
جنگاری ہڑک کر اپنے وجود کا احساس دلاتی ہے
وہ ایک جنگاری امید کی کرنیں جاتی ہے کہ آگ
ابھی کبھی نہیں ہے بلکہ اس میں ابھی
تشنہ پانی ہے۔

شعر ۵ :-

ابنے صحرائیں بیت آب و اہی پر مشید ہے
جھپیاں بھرے ہوئے بادل میں بھی خواہیں ہیں

تشریح :- علامہ اقبال اس شعر میں فاطمہ
کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ
اے فاطمہ! اس چھوٹی سی کھیلنی والی عمر میں چاند
والی شہادت نہ امت اسلامیہ میں ایک امید پیدا
کر دی۔ اقبال مزید فرماتے تھے کہ تمہاری شہادت
سہمیں اس بات کا یقین آگیا ہے کہ ہمارے
اس ریگستان میں بیت سربہر چھپے ہوئے ہیں
ہر نسل میں بھگتوں میں رہیں۔ صحرائیں
زندہ نہیں رہ سکتے۔ مراد یہ کہ پاس حزب ایمانی
کہتے والے بیت سے لوگ موجود ہیں۔ ٹپکوں یعنی
فاطمہ کی شہادت نے ہمارے اندر امید کی دیا
روشن کر دی

شعر 4 :-

رقص تیری خاک کا کتنا نشلا انگیز ہے!
یہ کوئی ہنگامہ تیری نریت خاموش میں
تشریح :- اس شعر میں شاعر فاطمہ کی موت
کو کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمہاری اس شہادت

بر اگرچہ میری آنکھیں آنسوؤں سے پھری ہوئی
 تھیں اس دکھ کے پیچھے یہ دکھ خوشی تھی کہ تم نے اپنی
 جان بھرا مت مسلمہ میں ملائی کی ایک کٹی لہر دور
 دیا ہے عسائی فریاتی کبھی رانیان نہیں جائے گی۔
 تاکہ نوجوان نسل بھارے نقش قدم پر چل کر اپنی منزل
 ضرور پائیگی۔ ✓

شعر ۸ :-

ہے کوئی ہنگامہ تیری تربت خاموش میں
 پل رہی ہے ایک قوم تازہ اس افوش میں

تشریح :- اس شعر میں علامہ اقبال فاطمہ کو

خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ارفاطہ

تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ تو نے اپنی زندگی اپنی

قوم کی آزادی کیلئے وقف کر دی ہے۔ آزادی حاصل

کرنے کیلئے تو نے اپنی جاں قربان کر دی۔ اب تو اپنی

قبر میں آرام سے سوئی ہوئی ہے بھاری دلیری

اس نسل کو نئے عزم اور ولولے سے متعلق کر رہی ہے۔ ✓

شعر ۹ :-

تازہ انجم کا فضا آسماں میں ہے ظہور

دیدہ انسان سے نا محسوس ہے جن کی سونہر

تشریح:

شاعر فاطمہ سے مخاطب ہیں کہ تمہارے جہاد اور شہادت، اسلام کی امنگیوں کے اندر ایک انقلاب پیدا کیا ہے اسی طرح آسمان پر بھی تمہاری شہادت کو یاد کیا جا رہا ہے اللہ تمہارے جذبہ کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کے اندر بھی آزادی کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے اور وہ بھی آزادی کی تحریک میں ضرور طریقہ سے شامل ہو رہے۔

شعر ۱۵:

جن کی تابانی میں انداز کہن بھی، نو بھی ہے
اور تیری کوکب تقدیر کا پرو بھی ہے

تشریح:

شاعر کہتا ہے کہ فاطمہ نے بزرگ، سچے کی قربانیوں کی لائحہ عمل رکھی جنہوں نے مسلمانوں کو غلامی سے نجات دلوانے کیلئے اپنی جان قربان کر دی۔ فاطمہ جیسی مقصود بھی ان کے نقش قدم پر چلے ہوئے جہاد کیلئے نکل کھڑی ہوئی۔ علامہ اقبال کی شناس زنگیوں نے دیکھا تھا کہ جس قوم کی جیسوں کے جن پر شہادت کا یہ عالم تھا اس قوم کی نورانیوں اور جذبہ جہاد میں وہ روشنی شام

جو فاطمہ کی شہادت سے جاوے طرف باور
گئی ہے - ✓

تو سہو